آنگو بانگو کا نیا دلچسپ کارنامہ

# آنگو بانگو
اور
# آدم خور شہزادی



مصنف مظہر کلیم ایم اے



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ـــــ اشرف قریشی
ـــــ یوسف قریشی
پرنٹر ـــــ محمد یونس
طابع ـــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــ -/15 روپے







آنگلو بانگلو چاند سے گرے تو کچھ دیر تک ان کے حواس قائم رہے اور ان کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلتی رہیں، اور وہ قلابازیاں کھاتے ہوئے کسی بھاری پتھر کی طرح نیچے گرتے چلے گئے مگر پھر حواس ان کا ساتھ چھوڑ گئے اور تھوڑی دیر بعد ان کے حلق سے چیخیں نکلنی بند ہو گئیں اور وہ بے جان پتھروں کی طرح نیچے گرنے لگے۔ اور پھر گرتے ہی چلے گئے۔

انہیں چاند سے گرے ہوئے کافی دیر گذر گئی تو وہ زمین کی حدود میں داخل

ہوئے۔ ادھر چاند پر چاند بابا[1] مرغا بنا ہوا
اپنے علم کے زور سے انہیں سنبھالے ہوئے
تھا اس لئے جیسے ہی ان کے جسم زمین
کی حدود میں داخل ہوتے۔ چاند بابا نے ان کا
رُخ افریقہ کے خوفناک جنگل کی طرف موڑ
دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ افریقہ کے سب
سے گھنے اور خطرناک جنگل کے اوپر پہنچ
گئے۔ یہاں درخت ایک دوسرے سے اس طرح
ملے ہوئے تھے کہ سورج کی روشنی بھی ان
کے درمیان سے نہ گزر سکتی تھی۔ البتہ
چاند بابا کے علم نے انہیں درختوں پر گرنے
سے بچالیا۔

اور پھر جیسے ہی وہ درختوں کے قریب
پہنچے وہ ہوا میں کسی غبارے کی طرح
معلق ہوگئے۔ چاند بابا کے زبردست علم نے
انہیں فضا میں ہی معلق کردیا تھا۔ پھر
ان کا رُخ مڑا اور ان کے جسم آہستہ آہستہ
فضا میں تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے
تھوڑی دور جنگل میں ایک ایسی جگہ تھی

[1] اس کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی "آنگو باٹنگو چاند پر" پڑھیے۔



جہاں درخت قدرے چھدرے تھے اور ان کے
درمیان تھوڑی سی جگہ موجود تھی، ان کے
جسم جیسے ہی اس جگہ پر پہنچے وہ ایک
بار پھر نیچے گرنے لگے اور پھر درختوں کے
درمیان خالی جگہ سے گزر کر وہ زمین پر
پھیلی ہوئی جھاڑیوں پر آہستہ سے گر گئے۔

وہ دونوں ساتھ ساتھ ہی گرے تھے
اور چاند بابا کے علم نے انہیں بہت آہستہ
سے گرا دیا تھا۔ اگر چاند بابا اپنے علم کے
زور سے انہیں نہ سنبھالتا تو یقیناً چاند
سے گرنے کے بعد ان کی ہڈیوں تک کا
سُرمہ بن جاتا۔

چونکہ وہ کافی بلندی سے نیچے گرے تھے
اس لئے تقریباً تین چار گھنٹوں تک وہ
جھاڑیوں پر بیہوشی کے عالم میں پڑے رہے۔
افریقہ کے اس گھنے جنگل میں خوفناک
اور وحشی درندوں کی کثرت کے ساتھ ساتھ زہریلے
اور خوفناک اژدہے بھی کثیر تعداد میں تھے
جنگل کے اس حصّے میں ایک وحشی اور

آدم خور قبیلہ باپاچنگا بھی رہتا تھا۔ یہ قبیلہ
انتہائی طاقتور اور لڑاکا تھا۔ اس کے تمام
افراد حد سے زیادہ وحشی اور اجڈ تھے یہ
قبیلہ آدم خور تھا اور جب کبھی کسی دوسرے
قبیلے کا کوئی انسان غلطی سے اس جنگل
میں آنکلتا تو یہ آدم خور قبیلہ اُسے پکڑ
کر کھا جاتا۔

اس قبیلے پر ایک وحشی عورت کی حکمرانی
تھی جسے شہزادی باپاچنگا کہتے تھے یہ
شہزادی چھوٹے قد کی اور کالی موٹی تھی مگر
اس کے ساتھ ساتھ وہ سب سے زیادہ وحشی
اور ظالم تھی۔ انسانوں کو تڑپا تڑپا کر مارنا
اس کے نزدیک بہترین کھیل تھا۔ یہ انتہائی بہادر
اور ظالم تھی کہ اس کے قبیلے کے بہترین
لڑاکا افراد اس سے خوفزدہ رہتے تھے۔ یہ
شہزادی غیر شادی شدہ تھی۔ قبیلے کے رواج کے
مطابق صرف وہی شخص اس سے شادی کر
سکتا تھا جو مقابلے میں شہزادی کو شکست
دے دیتا۔ مگر شہزادی انتہائی بہادر اور طاقتور



تھی کہ قبیلے کے کئی طاقتور افراد اس سے
مقابلے میں شکست کھا چکے تھے اور پھر جو
شخص شکست کھا جاتا۔ سزا کے طور پر
اسے قتل کر کے کھا لیا جاتا۔ مقتول کا سر
شہزادی کے حصے میں آتا اور باقی جسم کی
بوٹیاں پورے قبیلے میں تقسیم کر دی جاتیں۔
انگھو باگھو بھی اسی باپاچنگا قبیلے کی حدود
میں گرے تھے لیکن چونکہ جس وقت وہ
زمین پر گرے تھے اس وقت رات تھی
اس لئے باپاچنگا قبیلہ اپنی جھونپڑیوں میں
سو رہا تھا۔ اب یہ شاید انگھو باگھو کی
خوش قسمتی تھی کہ وہ جن جھاڑیوں پر
گرے تھے وہ خاصی اونچی تھیں اور ان کے
قریب کوئی راستہ نہ تھا اس لئے وحشی
ان جھاڑیوں کے قریب سے نہ گزرتے تھے
اور سانپ بھی وہاں موجود نہ تھے ورنہ شاید
وہ جنگل میں آنے سے قبل ہی یا تو
وحشیوں کے پیٹ میں پہنچ جاتے یا پھر
زہریلے سانپوں کی وجہ سے موت کی وادی

میں پہنچ جاتے۔

پھر سب سے پہلے آنگلو کو ہوش آیا۔ اس نے دو تین بار اپنی آنکھیں پٹپٹائیں پہلے چند لمحے تو وہ نیم بیہوشی کے عالم میں پڑا اپنی آنکھیں کھولتا رہا۔ پھر جیسے ہی اُس کا شعور جاگا وہ تیزی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس وقت صبح ہونے والی تھی اس لئے جنگل میں ہر طرف ہلکی ہلکی روشنی پھیل گئی تھی۔

"کمال ہے! جنت میں اتنے درخت، اور وہ بھی بے ڈھبے۔ واہ اللہ میاں! تم تو کہتے تھے کہ جنت میں بہت ہی خوبصورت درخت ہوں گے۔ مگر یہ تو ہماری زمین سے بھی زیادہ گندا جنگل سا ہے"۔ آنگلو نے اپنے بڑے سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ مرنے کے بعد اب جنت میں پہنچ چکا ہے۔ اسی لمحے اس کی نظریں قریب پڑے ہوئے



بانگلو پر پڑیں جو ابھی تک بیہوش تھا۔

"تم میرا پیچھا نہیں چھوڑو گے موٹے بانگلو! اب دیکھو جنت میں بھی میرے ساتھ آگئے۔ کاش! اللہ میاں انصاف کرتا اور مجھے جنت میں بھیج کر اس موٹے کو دوزخ میں بھیج دیتا۔ تاکہ میں اطمینان سے حُور شہزادی سے شادی کرکے مزے کرتا اور یہ موٹا آگ میں جلتا ہوا صرف چیخیں مارتا رہ جاتا"۔ آنگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے بانگلو کو بھی ہوش آگیا اور اس نے بھی آنکھیں پٹپٹانا شروع کر دیں چند لمحوں بعد وہ بھی ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

"ہم کہاں آگئے ہیں آنگلو"؟ بانگلو نے اپنے موٹے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"جنت میں"۔ آنگلو نے مختصر سا جواب دیا "جنت میں! ارے باپ رے، بغیر شادی

کئے ہم مر گئے۔ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ میں نے بزرگوں سے سُنا ہے کہ غیر شادی شدہ کا جنازہ بھی جائز نہیں ہوتا"۔ بانگو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تمہارا تو شادی کے بعد بھی جنازہ جائز نہ ہوتا۔ ظاہر ہے تمہارا جنازہ اٹھانے کے لئے پہلوانوں کی ضرورت پڑتی اور اس زمانے میں تو پہلوانوں کے قصّے ہی باقی رہ گئے ہیں"۔ آنگو نے فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"ارے آنگو! چلو ہمارا جنازہ جائز نہ تھا تو نہ پڑھا ہوگا۔ مگر ہمیں کفن کیوں نہیں پہنایا گیا؟ ہم تو انہی کپڑوں میں ہیں"۔ بانگو نے اچانک اپنے اور آنگو کے کپڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیسے کفن دیتے؟ تمہارے کفن کے لئے اتنا چوڑا کپڑا کہاں سے آتا"؟ آنگو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے! مگر تمہارے کفن کے لئے اتنا لمبا کپڑا کہاں سے لیتے؟ چلو اچھا ہوا۔ خواہ مخواہ



کا خرچہ ہوتا۔ مگر یہ کیسی جنت ہے یہاں کوئی حُور تو ابھی تک نظر نہیں آئی"۔ بانگو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ آنگو کوئی جواب دیتا، اچانک ان کے سروں پر ایک خوفناک پھنکار سنائی دی اور ان دونوں نے بے اختیار سر اٹھا کر دیکھا تو اوپر درخت پر ایک بہت بڑا اور موٹا اژدہا نیچے لٹک رہا تھا اس کی دُم درخت کی شاخ سے لپٹی ہوئی تھی جبکہ اس کا سر ان دونوں کے سروں سے دو تین گز اوپر ہوا میں لہرا رہا تھا۔ اس کی دو شاخہ زبان منہ سے باہر بُری طرح لہرا رہی تھی۔

"ارے باپ رے جنت میں سانپ"۔ وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے اور ان کا اس طرح اچھلنا ان کے لئے اچھا ثابت ہوا کیونکہ جیسے ہی وہ اچھلے وہ اونچی جھاڑیوں سے نیچے زمین پر جاگرے اور عین اسی لمحے سانپ نے بھی جھپٹ کر اور نیچا ہوکر

ان پر حملہ کردیا تھا۔ اگر آنگو بانگو نیچے نہ گرتے تو یقیناً سانپ انہیں کاٹ لیتا۔ مگر اب وہ سانپ کی زد سے کافی دور تھے۔ اور پھر شائد سانپ نے بھی محسوس کرلیا کہ اس کا حملہ ناکام ہوچکا ہے اس لئے وہ تیزی سے واپس درخت میں پلٹ گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے گھنے درخت میں غائب ہوگیا۔

"یار! میں نے سنا ہے کہ شیطان جنت میں سانپ بن کر گھس آتا ہے۔ کہیں یہ شیطان تو نہیں"۔ آنگو نے زمین سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ضرور ایسا ہی ہوگا۔ بس پھر تو جان چھوٹی جہاں سانپ دیکھا، لاحول پڑھ دی، شیطان بھاگ جائے گا"۔ بانگو نے کراہتے ہوئے زمین سے اٹھ کر کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے"۔ آنگو نے بھی مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مگر ابھی وہ دونوں زمین پر کھڑے



کا نظارہ کر رہے تھے کہ اچانک انہیں قریب ہی شیر کی خوفناک دھاڑ سنائی دی اور وہ دونوں اس خوفناک دھاڑ کو سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ شیر شائد ان کی بو سونگھ کر وہاں پہنچ گیا تھا۔

"ارے باپ رے جنت میں شیر بھی ہیں اور شیر بھی ایسے جو اس خوفناک آواز میں دھاڑتے ہیں"۔ بانگو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اور جنت میں شیر آجائے تو پھر کیا پڑھا جاتا ہے"۔ آنگو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ بانگو کوئی جواب دیتا۔ اچانک شیر کی دھاڑ ان کے بالکل قریب سے سنائی دی اور دوسرے لمحے شیر قریبی جھاڑیوں سے اچھل کر باہر آگیا۔ وہ ایک نوجوان اور انتہائی طاقتور شیر تھا۔ اس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ جھاڑیوں سے نکلتے ہی وہ ایک بار پھر دھاڑا اور

پھر انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا سامنے کی جھاڑی میں گھستا چلا گیا۔ اس نے آنکھ اٹھا کر بھی ان دونوں کی طرف نہ دیکھا تھا۔

دوسرے ہی لمحے وہ ایک بار پھر چونک پڑے۔ کیونکہ ایک چھوٹے قد کی بہت موٹی سی عورت جس نے چیتے کی کھال کا لباس پہنا ہوا تھا اور سر پر سفید رنگ کے تین پَر تاج کی طرح باندھے ہوئے تھے ہاتھ میں ایک خوفناک نیزہ لہراتے ہوئے جھاڑیوں سے نکلی۔ موٹی ہونے کے باوجود وہ کافی تیزی سے دوڑ رہی تھی۔ اس کے نیزے کے پھل پر خون لگا ہوا تھا۔

"ارے دیکھو! یہ شاید جنت کی حور ہے" اچانک بانگلو نے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر حور ایسی ہوتی ہے تو پھر جنت میں آنے کا فائدہ"۔ آنگلو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا

مگر وہ موٹی عورت بانگلو کی آواز سن کر یکدم ٹھٹھک کر رک گئی اور پھر اس



نظریں ان دونوں پر پڑیں اور وہ حیرت سے بت بنی چند لمحے ان کی طرف دیکھتی رہی۔ جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک چیخ سی نکلی۔

"واہ واہ! ایک کی بجائے دو شکار۔ اور ان میں سے ایک اتنا موٹا تازہ اور صحت مند" عورت نے خوشی سے قلقاریاں مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ نیزہ لہراتی ہوئی تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے شیر کا تعاقب چھوڑ دیا تھا۔

"بھئی یہ جنت موٹے لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ اسی لئے یہاں اللہ تعالیٰ نے موٹی حوریں پیدا کی ہیں۔ تم تو خوامخواہ جنت میں آ گئے" بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا، وہ موٹی عورت ہاتھ میں پکڑا ہوا خوفناک نیزہ لہراتی ہوئی ان کے قریب پہنچ گئی اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ ایسی

چمک جیسی شکار کو دیکھ کر شکاری کی آنکھوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔

"کون ہو تم؟ اور کہاں سے آئے ہو؟" موٹی عورت نے خوشی سے قلقاری مارتے ہوئے کہا اور ہنسنے کی وجہ سے اس کا موٹا پیٹ کسی بڑے سپرنگ کی طرح لرزنے لگ گیا تھا۔

"میرا نام ہنگلو ہے اور یہ موٹا میرا بھائی بانگلو ہے۔ ہم زمین پر رہتے تھے وہاں سے ہم چاند پھول حاصل کرنے چاند پر چلے گئے۔ چاند پر چاند بابا نے سُرخ مینڈک لانے کے لئے ہمیں واپس زمین پر بھیج دیا۔ مگر شاید چاند بابا کا علم بہت کمزور تھا اس لئے ہم راستے میں ہی مر گئے، اور مرنے کے بعد ہم اس جنت میں آگئے۔" ہنگلو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مرنے کے بعد!" موٹی عورت نے یکدم خوف سے سمٹتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات اُمڈ آئے تھے۔



"ظاہر ہے، مرنے کے بعد ہی ہم تم جیسی حور کے ساتھ مل سکتے ہیں۔ اس میں بھلا چونکنے والی کونسی بات ہے۔" بانگلو نے بڑے سرسری سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حور! مگر میرا نام تو شہزادی باچانگا ہے اور میں باچانگا قبیلے کی شہزادی ہوں اور سُرخ مینڈک ہمارا دیوتا ہے۔" موٹی عورت نے جواب دیا۔

"تو تم شہزادی ہو۔ واہ واہ! پھر تو مزے آگئے۔ اگر تم شہزادی ہو تو پھر جنت کی تمام حوریں تمہاری رعایا ہوں گی اور ظاہر ہے کہ جب میں تم سے شادی کر لونگا تو تمام حوریں بھی میری بیویاں بن جائیں گی۔ واہ واہ! شادی ایک سے اور بیویاں سینکڑوں۔ واہ واہ مزے آگئے۔" بانگلو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

"واہ! تم کیوں کروگے شہزادی سے شادی۔ میں کروں گا شادی۔ حوریں موٹے آدمیوں سے شادی نہیں کرتیں۔ کیوں حور صاحبہ عرف شہزادی پاجامہ؟"

آنگو نے شہزادی سے مخاطب ہوکر کہا۔

"شہزادی پاپاسہ نہیں باچانگا۔ اور سنو! اگر تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو تو تمہیں مجھ سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اگر تم نے مجھے شکست دے دی تو میں تم سے شادی کر لونگی ورنہ دوسری صورت میں تمہیں قتل کرکے تمہارا گوشت سارے قبیلے میں تقسیم کر دیا جائے گا۔" شہزادی باچانگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ تمہارا قبیلہ آدمیوں کا گوشت کھاتا ہے۔" بانگو اور آنگو دونوں نے سہم کر کہا۔

"ہاں! ہم آدمخور ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ دنیا میں آدمیوں کا گوشت سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی نے مجھے مقابلے میں شکست دے کر مجھ سے شادی کرلی تو تمہیں بھی آدمیوں کا گوشت کھانا پڑے گا اور تب تمہیں خود ہی معلوم ہو جائیگا آدمیوں کا گوشت کتنا لذیذ ہوتا ہے۔" شہزا



نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"نہ نہ نہ میں کسی آدمخور شہزادی سے شادی نہیں کرسکتا۔ میں تو چاند شہزادی سے شادی کروں گا۔ شیشے کی بنی ہوئی شفاف اور نازک شہزادی۔" آنگو نے فوراً ہی جواب دیا وہ آدمخوری کے متعلق سُن کر ہی ڈر گیا تھا۔

"مجھ سے شادی نہیں کروگے تو میں تمہیں ویسے ہی کھا جاؤنگی۔ کیوں موٹے! تم کیا کہتے ہو"؟ شہزادی نے نیزہ لہراتے ہوئے کہا۔

"مجھے مت کھانا۔ میں تم سے شادی کرونگا!"

بانگو نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ دیکھ لیتے ہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم قبیلے میں چلتے ہیں۔" شہزادی نے اطمینان سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے قبیلے میں کوئی دبلی پتلی عورت بھی ہے"؟ آنگو نے اچانک پوچھا۔

"ہاں ہے۔ کیوں"؟ شہزادی نے چونک کر پوچھا۔

"تب ٹھیک ہے۔ میں اُسی سے شادی کروں گا۔ تمہارا کیا پتہ۔ شادی کی رات تمہیں غصّہ آ جائے اور تم مجھے کھا جاؤ۔" آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم چلو تو سہی۔ پھر تم جیسے کہوگے ویسے ہی ہو جائے گا۔" شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے سر ہلا دیئے۔

بانگلو سوچ رہا تھا کہ شہزادی انہیں ڈرانے کے لئے آدم خوری کی بات کر رہی ہے تاکہ اُسے معلوم ہو جائے کہ اس کا شوہر بہادر بھی ہے یا نہیں۔ اور وہ دل ہی دل میں آنگلو کی حماقت پر ہنس رہا تھا جو شہزادی کو چھوڑ کر کسی دوسری عورت سے شادی کا پروگرام بنا رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جب اس کی شادی شہزادی سے ہو جائے گی تو پھر ظاہر ہے کہ قبیلے کی تمام عورتیں اس کی خودبخود بیویاں بن جائیں گی۔ اور جب کوئی عورت بچے گی ہی نہیں تو آنگلو کس سے شادی کرے گا۔ یہی سوچ کر وہ



شہزادی کے ساتھ چل پڑا تھا۔ جب کہ دوسری طرف آنگلو سوچ رہا تھا کہ شہزادی کو بانگلو کے ذمے ڈال کر وہ قبیلے کی کسی دُبلی پتلی اور خوبصورت سی عورت سے شادی کرلے گا اور جب شہزادی غصّے میں آکر بانگلو کو کھا جائے گی تو وہ اپنے بھائی کا انتقام لینے کے لئے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر شہزادی کو مار ڈالے گا اور خود قبیلے کا بادشاہ بن جائے گا اور اس طرح قبیلے کی باقی عورتیں بھی اس کی بیویاں بن جائیں گی۔ اُسے یقین تھا کہ چونکہ قبیلے کی ملکہ عورت ہے اس لئے ظاہر ہے کہ تمام قبیلہ عورتوں پر ہی مشتمل ہوگا۔ مردوں کا بھلا وہاں کیا کام۔

جنگل کے درمیان میں ایک کافی کھلا میدان تھا جہاں باپانگا قبیلہ رہتا تھا باپانگا قبیلہ پانچ سو مردوں اور تقریباً اتنی ہی عورتوں پر مشتمل تھا وہ سب لکڑی کی بنی ہوئی مضبوط جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔ یہ قبیلہ سرخ مینڈک دیوتا کی پوجا کرتے تھے۔ سرخ مینڈک دیوتا کا مندر دراصل ایک بہت بڑی جھونپڑی تھی جس کے اندر سرخ مینڈک دیوتا کا ایک بڑا سا بت رکھا ہوا تھا یہ بت صدیوں سے اس قبیلے میں چلا آتا تھا مندر کا پجاری ایک بوڑھا راگو تھا۔ اس کی عمر سو سال سے زیادہ تھی۔ اس کے



سر سمیت تمام جسم کے بال سفید ہو چکے تھے مگر اس کا جسم جوانوں جیسا تھا اور پجاری ہونے کی وجہ سے اس کے پاس بے پناہ مافوق الفطرت قوتیں تھیں وہ اسی مندر میں رہتا تھا اور شہزادی باپانگا کے بعد قبیلے والے صرف اسی سے ڈرتے تھے اس کا ہر لفظ قانون کا درجہ رکھتا تھا۔ مگر وہ شہزادی کے مشورے کے بغیر کوئی حکم نہ دیتا تھا اس لئے اصل حکومت شہزادی کی ہی تھی۔

مگر گزشتہ کئی روز سے بوڑھا پجاری اس بات پر سوچ بچار کر رہا تھا کہ اگر شہزادی باپانگا نے شادی نہ کی تو پھر ایک روز وہ مر جائے گی اور اس کی نسل سے قبیلے کو نئی شہزادی نہ مل سکے گی اور اس طرح یہ قبیلہ بغیر شہزادی کے ختم ہو جائیگا وہ جانتا تھا کہ شہزادی بیحد بہادر، دلیر، طاقتور اور پھرتیلی ہے۔ اور قبیلے کا کوئی جوان اس سے مقابلے میں نہیں جیت سکتا تھا

اس لئے آجکل وہ اس پہلو پر سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ وہ خود شہزادی کے ساتھ مقابلہ کرکے ،اور اپنی پُراسرار قوتوں کے سہارے شہزادی کو شکست دے کر اس سے شادی کرلے۔ اس طرح جو اولاد پیدا ہوگی وہ کہیں زیادہ طاقتور ہوگی کیونکہ باپ کی طرف سے اُسے مینڈک دیوتا کی سرپرستی حاصل ہوگی اور ماں کی طرف سے وہ شہزادی ہوگی۔

یہ ٹھیک ہے کہ پجاری بہت بوڑھا تھا مگر اس کے جسم میں اب بھی جوانوں جیسی طاقت تھی اور پھر اس کے پاس مینڈک دیوتا کی دی ہوئی پُراسرار طاقتیں بھی تھیں اس لئے وہ آسانی سے شہزادی کو شکست دے سکتا ہے۔ بس اب تک وہ صرف اس لئے رُکا ہوا تھا کہ آج تک پجاری نے کبھی شادی نہ کی تھی۔ وہ سوچتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس شادی کی وجہ سے مینڈک دیوتا اس سے ناراض نہ ہو



جائے اور اس کی طاقتیں چھین لے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر وہ واقعی بوڑھا ہو جائیگا چنانچہ سوچتے سوچتے اس نے اس کا حل مینڈک دیوتا سے ہی پوچھنے کا فیصلہ کیا اور یہی وجہ تھی کہ وہ کل رات سے مینڈک دیوتا کے سامنے مسلسل عبادت کئے جا رہا تھا۔ اسی عبادت کے دوران اُسے اونگھ آگئی اور پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے میدان میں کھڑا ہے اس کا تمام جسم رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ شہزادی ایک طرف سر جھکائے کھڑی ہے جبکہ دو غیر قبیلے کے آدمی جن میں سے ایک بہت لمبا اور دوسرا بہت موٹا ہے۔ اس کے سامنے کھڑے قہقہے لگا رہے ہیں۔

یہ خواب دیکھتے ہی پجاری کی آنکھ کھل گئی اور وہ سمجھ گیا کہ مینڈک دیوتا نے اُسے بشارت دی ہے کہ شہزادی سے شادی کرنے سے پہلے اُسے غیر قبیلے کے

ان دو افراد کو شکست دینی پڑے گی۔

اب وہ سوچ رہا تھا کہ یہ دونوں آدمی کون ہیں اور وہ انہیں کہاں سے ڈھونڈے گا کہ اچانک جھونپڑی کے باہر اُسے قبیلے کے لوگوں کا بے پناہ شور سنائی دیا۔ اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے تمام قبیلے والے خوشی سے اچھل کود رہے ہوں۔

پجاری اٹھا اور پھر تیزی سے جھونپڑی کے دروازے سے باہر نکل آیا۔ اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تمام قبیلے والے خوشی سے ناچ رہے تھے اور ان کے درمیان میں شہزادی باچانگا دو آدمیوں کے ساتھ بڑھی چلی آرہی تھی۔ ان میں سے ایک بہت لمبا اور دوسرا بہت موٹا تھا۔ یہ دونوں وہی آدمی تھے جنہیں اس نے خواب میں دیکھا تھا۔

انہیں دیکھتے ہی وہ باہر آگیا۔ شہزادی ان دونوں کو ہمراہ لئے اس کے قریب آکر رک گئی۔



"یہ تم انہیں کہاں سے لے آئی ہو؟" پجاری نے قدرے تلخ لہجے میں شہزادی سے پوچھا۔

"میں شیر کا شکار کر رہی تھی کہ یہ دونوں وہاں کھڑے نظر آگئے۔ ان میں سے جو موٹا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ مر کر یہاں آیا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ رُوح ہو۔ ویسے اس نے مجھے شادی کا پیغام دیا ہے چنانچہ میں اس کا مقابلہ کروں گی لیکن اس سے پہلے مجھے یقین کرنا ہوگا کہ یہ کہیں رُوح تو نہیں۔ کیونکہ میں آدمی سے تو لڑ سکتی ہوں، رُوح سے نہیں۔" شہزادی نے پجاری کو تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ تمہیں اس سے لڑنے سے پہلے پوری طرح تسلی کر لینے کا حق ہے۔" پجاری نے جواب دیا۔

"ارے تم مجھے رُوح کہہ رہی ہو؟ اتنی موٹی تازی رُوح بھی کبھی ہوتی ہے۔ میں

روح نہیں بانگو ہوں بانگو"۔ بانگو نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور تم تو کہتی تھیں کہ میں شہزادی ہوں۔ پھر یہاں مرد کیوں نظر آرہے ہیں؟" آنگو نے غصیلی نظروں سے شہزادی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ کب کہا کہ یہاں مرد نہیں ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ میں شہزادی ہوں۔ یقین نہ آئے تو پجاری سے پوچھ لو"۔ شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ درست ہے کہ یہ شہزادی باپانگا ہے"۔ پجاری نے فوراً ہی جواب دیا۔

"باپانگا ہو یا پاجامہ۔ جب یہاں بہت سے مرد ہیں تو پھر میں بھی شہزادی سے شادی کروں گا"۔ آنگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"واہ! تم کیسے کروگے شادی۔ پہلے میں نے کہا تھا۔ اور تم تو پتلی دبلی عورت سے



شادی پر مان گئے تھے"۔ بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں اس لئے مان گیا تھا کہ یہاں مرد نہ ہوں گے اور شہزادی تمہیں کھا جائے گی اور میں باقی تمام عورتوں کا شوہر اور قبیلے کا بادشاہ بن جاؤں گا مگر یہاں تو بیشمار مرد ہیں اس لئے اب میں بھی شہزادی سے شادی کرونگا"۔ آنگو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا

"مگر شہزادی تو بہت موٹی ہے۔ اگر اُسے شادی کی رات غصہ آگیا تو وہ تمہیں کھا جائے گی"۔ بانگو نے اس کا کہا ہوا فقرہ دوہراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے اس کی ترکیب بھی سوچ لی ہے۔ میں شہزادی کو کھانے میں جمال گوٹہ ملا کر دے دونگا اور شہزادی کو دست لگ جائیں گے۔ اتنے دست کہ شہزادی سوکھ کر کانٹا بن جائے گی اور پھر میں اس سے شادی کر لونگا۔ کیوں شہزادی! جمال گوٹہ

کھاؤ گی نا۔" آنگو نے شہزادی سے مخاطب
ہو کر کہا۔
"جمال گوٹہ! وہ کیا ہوتا ہے"؟ شہزادی
باپانگا نے بڑی معصومیت سے پلکیں جھپکاتے
ہوئے پوچھا۔
"یہ ایک دوا ہوتی ہے جو عورت بہت
موٹی ہو جائے اُسے دی جاتی ہے۔ اس
سے اُس کا فالتو گوشت غائب ہو جاتا
ہے اور وہ پری کی طرح خوبصورت ہو
جاتی ہے"۔ آنگو نے جمال گوٹہ کے معنی
سمجھاتے ہوئے کہا۔
"موٹاپا ہمارے ہاں حُسن سمجھا جاتا ہے اس
لئے تم شہزادی کو موٹا کہہ کر اُس کی
تعریف کر رہے ہو جبکہ اس کے موٹاپے کو
دور کرنے کا کہہ کر تم شہزادی کی توہین
کر رہے ہو اور تمہیں اُس توہین کی عبرتناک
سزا دی جا سکتی ہے"۔ پجاری نے بڑے غصیلے
لہجے میں آنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مشبو رنگو! اس سے پہلے کہ انہیں کوئی



سزا دی جائے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ پتہ
چل جائے کہ یہ آدمی ہیں یا رُوحیں"؟
شہزادی نے پجاری کی بات کاٹتے ہوئے کہا
"ارے تم بار بار ہمیں روحیں کہہ کر ہماری
توہین کر رہی ہو۔ جب میں نے کہہ دیا
ہے کہ میرا نام بانگو ہے اور اس کا
نام آنگو ہے تو تمہیں یقین آجانا چاہیے"۔
بانگو نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔
"مگر تم نے خود ہی کہا تھا کہ تم
مرنے کے بعد یہاں آئے ہو"۔ شہزادی
نے کہا۔
"ہاں! کہا تھا"۔ بانگو نے پھنکارتے ہوئے
جواب دیا۔
"تو پھر تم آدمی کیسے ہوئے"؟ شہزادی نے
بحث کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں! تمہاری بات بھی درست ہے۔ مگر
میں تو جیتا جاگتا آدمی ہوں"۔ بانگو نے اپنے
پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔
"بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ مگر

ہمارے قبیلے میں اس کا فیصلہ ایک امتحان سے کیا جاتا ہے"۔ اس بار شہزادی کی بجائے پجاری نے کہا۔

"کیسا امتحان"؟ بانگلو نے پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"۔ شہزادی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالی بجا دی۔

فوراً ہی دو قدآور آدمی ہاتھوں میں خونخوار نیزے پکڑے اس کے قریب آگئے۔

"امتحان کی تیاری کرو"۔ شہزادی نے کہا۔

"ہاں ہاں! تیاری کرو۔ ورنہ امتحان میں فیل ہو جاؤگے اور پھر واپس اُسی کلاس میں بیٹھنا پڑے گا"۔ بانگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مگر وہ دونوں لڑاکے مُڑ کر تیزی سے ایک طرف دوڑتے چلے گئے۔ انہوں نے بانگلو کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"امتحان تو صرف بانگلو کو ہی دینا پڑے گا نا"؟ آنگلو نے پوچھا۔



"ہاں! اسی موٹے نے کہا تھا کہ وہ مرنے کے بعد یہاں آیا ہے۔ اس لئے اسی کا امتحان ہوگا"۔ شہزادی نے جواب دیا۔

"چلو جان چھوٹی۔ اب میں تماشہ دیکھوں گا"۔ آنگلو نے خوشی سے تالی بجاتے ہوئے کہا۔

"واہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں امتحان دُوں اور آنگلو صرف تماشہ دیکھے۔ وہ بھی تو مر کر یہاں آیا ہے"۔ بانگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تو چاند سے سیدھا یہاں آیا ہوں تم آئے ہوگے مر کر"۔ آنگلو نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

اُسی لمحے وہ دونوں لڑاکے بھاگتے ہوئے شہزادی کے پاس آئے۔

"امتحان کی تیاری مکمل ہوگئی ہے شہزادی"۔ ان میں سے ایک نے ادب سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کے پیروں میں رسی ڈال دو"۔ شہزادی نے بڑی بے نیازی سے کہا اور اُسی لمحے ایک لڑاکے نے اپنی کمر سے

بندھی ہوئی کسی درخت کی چھال کی مضبوط سی رسی کھولی اور پھر اس سے پہلے کہ بانگو کچھ سمجھتا ، دونوں لڑاکوں نے بڑی پھرتی سے اس کے پیروں کے گرد رسی گھما کر اُسے گانٹھ دے دی۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو"۔ بانگو نے اچھلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر پیر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ دھم سے زمین پر گر پڑا۔

"یہ امتحان ہو رہا ہے بانگو"۔ آنگو نے خوشی سے تالی بجاتے ہوئے کہا۔ اُسے صرف اس بات کی خوشی تھی کہ وہ کس امتحان سے بچ گیا ہے اور بانگو پھنس گیا ہے۔

"اٹھاؤ اسے اور لے چلو"۔ شہزادی نے اپنے قبیلے والوں کو حکم دیا اور پھر بے شمار لوگوں نے آگے بڑھ کر زمین پر پڑے بانگو کو اٹھا لیا۔ اور پھر وہ اُسے اٹھائے تیزی سے جنگل کے ایک کونے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ آنگو بھی ان کے ساتھ ساتھ تھا



جب کہ بانگو بُری طرح چیخ رہا تھا مگر کوئی بھی اس کی بات سننے پر تیار نہ تھا۔

جھونپڑیوں سے باہر آتے ہی انہیں دُور آگ کے تیز شعلے نظر آگئے۔ اور پھر انہیں جھونپڑیوں سے دُور ایک خالی جگہ پر رکھے ہوئے چولہے پر ایک بہت بڑی مگر انتہائی پرانی دیگ چڑھی ہوئی نظر آئی۔ چولہے میں بے شمار لکڑیاں جل رہی تھیں اور ان سے نکلنے والے شعلے آسمان تک جا رہے تھے قبیلے والوں کا رُخ اسی دیگ کی طرف تھا۔

"ارے کم بختو! مجھے کہاں لئے جا رہے ہو؟" بانگو نے بُری طرح تڑپتے ہوئے کہا۔

"یہ شاید امتحان سے پہلے آدمی کو ابالتے ہیں"۔ آنگو نے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا اور بانگو یہ سنتے ہی بُری طرح تڑپنے لگا مگر قبیلے والوں نے اُسے بڑی مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا۔ اور پھر وہ اس دیگ

کے قریب پہنچ کر رک گئے۔

"ارے بیوقوفو! میں انسان ہوں، رُوح نہیں ہوں۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں مجھے دیگ میں مت ڈالو"۔ بانگلو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

مگر وہ سب تو جیسے بہرے ہوگئے تھے کسی نے بانگلو کے چیخنے چلانے کی پرواہ نہ کی اور پھر شہزادی کے اشارے پر اس کے آدمیوں نے بانگلو کو پیروں کے بل دیگ میں سیدھا کھڑا کر دیا۔

بانگلو کی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں دیگ میں غائب ہوگئیں اور اس کا موٹا سا پیٹ دیگ کے منہ پر پھنس گیا۔ وہ اب دیگ میں کھڑا چیخ رہا تھا۔

بانگلو کو دیگ میں کھڑا کر کے پجاری سمیت تمام قبیلے والے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ صرف بانگلو اور آدمخور شہزادی دیگ کے قریب کھڑے رہ گئے۔ شہزادی نے ہاتھ میں نیزہ پکڑا ہوا تھا۔

---

[illegible]



"اس میں پانی ڈالو" شہزادی اٹھا کر بانگلو کی ٹانگیں اچھی طرح ابل جائیں"۔ بانگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ہم رُوح کے امتحان میں پانی استعمال نہیں کرتے"۔ شہزادی نے جواب دیا۔

"ہاں ہاں! تم ڈلواؤ پانی۔ میں تمہارا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ تم اکیلے سب شہزادیوں سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ مگر میں ایسا نہیں ہونے دُونگا"۔ بانگلو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر دوسرے لمحے شدید غصے کے عالم میں بانگلو نے دیگ کے دونوں کنارے ہاتھوں سے پکڑے اور اپنے جسم کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور اس کے زوردار جھٹکے سے دیگ اپنی جگہ سے اچھلی اور پھر بانگلو دیگ سمیت اچھل کر چولہے سے دُور جا گرا۔ نیچے گرنے کی وجہ سے اس کا جسم دیگ سے باہر کھسک گیا۔

... ہی بانگلو نے ہاتھ بڑھایا اور

پھر پیروں میں بندھی ہوئی رسی کو ہاتھ کے ایک زور دار جھٹکے سے توڑ دیا۔

قبیلے والے اُسے یوں آزاد ہوتا دیکھکر نیزے لیکر اس کی طرف دوڑے مگر شہزادی نے ہاتھ اونچا کرکے انہیں روک دیا۔

"امتحان مکمل ہوگیا ہے۔ یہ واقعی رُوح ہے۔ تبھی تو اس نے اپنی طاقت کی مدد سے دیگ کو چولہے سے ہٹالیا ہے۔ انسان ایسا نہیں کرسکتا۔" شہزادی نے چیختے ہوئے اپنا فیصلہ سنایا۔

اور شہزادی کا فیصلہ سنتے ہی تمام قبیلے والے یوں ٹھٹک کر رک گئے جیسے انہوں نے اچانک بھوت دیکھ لیا ہو۔

"نہیں شہزادی! یہ رُوح نہیں ہے۔ رُوح اتنی موٹی تازی نہیں ہوسکتی۔" پجاری نے آگے بڑھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں! رُوح موٹی کیوں نہیں ہوسکتی؟ جو انسان موٹا ہوگا اس کی رُوح بھی موٹی ہوگی بس یہ میرا فیصلہ ہے کہ بانگلو انسان نہیں



رُوح ہے۔" شہزادی نے جواب دیا۔

"چلو شہزادی! تمہاری بات مان لیتے ہیں۔ یہ موٹا بانگلو تو بن گیا رُوح۔ اب انسان میں باقی رہ گیا ہوں۔ تم مجھ سے شادی کرلو۔" آنگلو نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"واہ! تم اکیلے کیسے کروگے؟ میں بھی شہزادی سے شادی کروں گا۔" بانگلو نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"نہیں! میں کسی رُوح سے شادی نہیں کرسکتی۔" شہزادی نے جواب دیا۔

"واہ! کیوں نہیں کرسکتی؟ تمہیں کرنی ہوگی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔" بانگلو نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"شہزادی! چونکہ میں اس قبیلے کے مینڈک دیوتا کا پجاری ہوں۔ اس لئے تم اس موٹی رُوح کو میرے حوالے کردو۔ میں مینڈک دیوتا کے سامنے اس روح کو بھینٹ چڑھا دونگا اور مجھے یقین ہے کہ مینڈک دیوتا رُوح کی قربانی

لیکر بڑا خوش ہوگا اور ہمارے قبیلے پر اپنے انعامات کی بارش کر دیگا"۔ پجاری نے شہزادی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں شہزادی! اس موٹی روح کو پجاری کے حوالے کیا جائے"۔ شہزادی کے جواب دینے سے پہلے ہی تمام قبیلے والوں نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ تم اس روح کو دیوتا کی بھینٹ چڑھاؤ اور میں آنگو سے مقابلہ کرتی ہوں"۔ شہزادی نے جواب دیا۔

"ٹھہرو ٹھہرو! میری بات سنو! مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں ہے۔ میں بھی آنگو کے ساتھ شہزادی سے مقابلہ کروں گا"۔ بانگو نے اچھلتے ہوئے کہا۔ "اے خطرہ تھا کہ کہیں آنگو اکیلا مقابلہ جیت گیا تو اس کی شادی شہزادی کے ساتھ ہو جائے گی اور وہ آدم خود ہی کنوارہ رہ جائے گا۔

"نہیں! میں روح کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی کسی روح سے شادی کر



سکتی"۔ شہزادی نے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بانگو! تم گھبراتے کیوں ہو۔ تم بڑے اطمینان سے مینڈک دیوتا کی بھینٹ چڑھ جاؤ۔ چاند شہزادی نے سرخ مینڈک ہی مانگا تھا اور یہ دیوتا سرخ مینڈک ہی ہے۔ جب تم اس کی بھینٹ چڑھ جاؤگے تو پھر سرخ مینڈک خوش ہو جائے گا اور تمہارے ساتھ چاند شہزادی کے پاس چلا جائے گا اور اس طرح تم چاند شہزادی سے شادی کرلوگے"۔ آنگو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں بانگو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا ٹھیک ہے۔ تم اس موٹی بھدی اور آدمخور شہزادی سے شادی کرو۔ میں سرخ مینڈک کو لے جاکر چاند شہزادی سے شادی کرونگا واہ واہ! خوبصورت اور شفاف شیشے کی بنی ہوئی شہزادی"۔ بانگو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم مینڈک دیوتا کی بھینٹ چڑھنے

کے لئے تیار ہو"۔ پجاری نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں! جلدی کرو۔ پہلے مجھے بھینٹ
چڑھاؤ۔ تاکہ میں جلدازجلد چاند شہزادی کے ساتھ
شادی کرسکوں"۔ بانگو نے جواب دیا۔

"کیوں شہزادی! تمہارا کیا فیصلہ ہے؟ کیا
پہلے اس رُوح کو بھینٹ چڑھایا جائے یا
پہلے تم اس تنکے نما آدمی سے مقابلہ کروگی"؟
پجاری نے شہزادی سے مخاطب ہوکر کہا۔

"خبردار! اگر تم نے مجھے دوبارہ تِنکا کہا
تو ٹکر مار کر تمہارا پیٹ پھاڑ دُونگا"۔ آنگو
نے اپنے متعلق توہین آمیز بات سُنکر غصے
سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ہو ہی تنکے۔ شہزادی تمہیں پُھونک
مار کر ہی اُڑا دیگی"۔ پجاری نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"ٹھہرو آپس میں مت لڑو۔ میرا خیال ہے
کہ پہلے اس موٹی رُوح کو بھینٹ چڑھا دو۔
پھر میں اس تنکے سے مقابلہ کرونگی"۔ شہزادی



نے جواب دیا۔

"تم بھی مجھے تنکا کہہ رہی ہو۔ تم پہلے
مجھ سے مقابلہ کرو۔ میری ایک ٹکر ہی
تمہیں بتا دے گی کہ میں تنکا ہوں یا
شہتیر"۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بس بس فیصلہ ہوگیا۔ پہلے اس موٹی روح
کو مینڈک دیوتا کی بھینٹ چڑھایا جائے گا۔
بھینٹ کی تیاریاں کرو"۔ پجاری نے خوشی سے
اچھلتے ہوئے کہا۔

اور اس اعلان کے ساتھ ہی تمام قبیلے
والے بے اختیار خوشی سے اچھلنے کُودنے لگے۔

پجاری کے اعلان کے ساتھ ہی پورے قبیلے میں بانگو کو مینڈک دیوتا کی بھینٹ چڑھانے کا جشن شروع ہوگیا۔ چونکہ قبیلے والوں کے لئے کسی روح کو دیوتا کی بھینٹ چڑھانے کا یہ پہلا موقع تھا اس لئے جوش و خروش کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تھا۔

مینڈک دیوتا والی جھونپڑی کو پھولوں سے سجایا جا رہا تھا۔ پجاری نے اپنا مخصوص لباس نکال کر پہنا۔ تمام قبیلے والے چشمے پر نہا دھو کر نئے کپڑے پہن رہے تھے۔

ادھر آنگو اور بانگو کو انہوں نے ایک بڑی سی جھونپڑی میں بند کردیا تھا اور جھونپڑی



کے باہر چار نیزہ بردار پہریدار کھڑے تھے۔

"یہ بھینٹ کس طرح ہوگی"۔ بانگو نے کچھ دیر سوچنے کے بعد آنگو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں ابھی تک پتہ ہی نہیں کہ بھینٹ کس طرح چڑھائی جاتی ہے"۔ آنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ مینڈک دیوتا کے بت کے سامنے خوبصورت لڑکیاں ناچ پیش کریں گی اور مہمان خصوصی میں ہوں گا۔ ناچ کے بعد وہ تمام لڑکیاں میری کنیزیں بن جائیں گی اور اس طرح یہ بھینٹ مکمل ہو جائے گی"۔ بانگو نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا تو یہ ٹھاٹھ ہیں جناب بانگو صاحب! آپ کس خیال میں ہیں۔ بھینٹ اس طرح نہیں ہوتی"۔ آنگو نے طنزیہ انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کس طرح ہوتی ہے تم بتاؤ"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مینڈک دیوتا کے سامنے لے جایا جائے گا اور پھر تمہیں ایک بڑے سے پتھر پر لٹاکر ایک بڑے کلہاڑے سے تمہاری گردن کاٹی جائے گی۔ پھر تمہارے جسم سے نکلنے والے خون سے دیوتا کو نہلایا جائے گا اور تمہاری یہ موٹی لاش چیل کوّوں کی دعوت میں استعمال ہوگی۔ اور تمہارے مرنے کے بعد میں اس آدمخور شہزادی سے مقابلہ کروں گا اور میری ایک ہی ٹکر سے وہ شکست مان لے گی۔ اور پھر میں اس سے شادی کرکے اس قبیلے کا بادشاہ بن جاؤں گا اور خوب مزے کروں گا۔" آنگلو نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ یہ مجھے قتل کریں گے۔ میرا خون بہائیں گے۔ میری بوٹیاں چیل کوّوں کو کھلائیں گے۔ اور تم شہزادی سے شادی کرکے عیش کروگے۔" بانگلو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہوگا۔ تم دیکھ لینا۔" آنگلو نے اپنا تربوز جیسا سر زور زور سے ہلاتے



ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے بانگلو اچھل کر کھڑا ہوگیا۔

"یہ نہیں ہوسکتا۔ میں ایسے بھینٹ نہیں چڑھ سکتا۔ میں ان سب کو مار ڈالوں گا۔ اس دیوتا کی ایسی تیسی۔" بانگلو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ سڑکیں کوٹنے والے انجن کی طرح دوڑتا ہوا جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھا۔

دروازے پر کھڑے ہوئے نیزہ برداروں نے اُسے روکنے کی کوشش کی مگر بانگلو بھلا غصے میں ان کے نیزوں کی کہاں پرواہ کرنے والا تھا۔ اس نے زور سے انہیں دھکا دیا اور وہ اچھل کر نیچے جا گرے اور بانگلو بھاگتا ہوا سیدھا دیوتا والی جھونپڑی کی طرف چلا گیا۔ وہ مسلسل چیخ رہا تھا اور مینڈک دیوتا کو گالیاں دے رہا تھا۔

نیزہ بردار بھی اٹھ کر نیزے لہراتے ہوئے بانگلو کے پیچھے بھاگے اور بستی کے

دوسرے لوگ بھی بانگلو کی چیخ و پکار سُن کر اپنی اپنی جھونپڑیوں سے باہر نکل آئے۔ آنگلو بھی جھونپڑی سے باہر نکل آیا تھا اور وہ بھی لمبے لمبے قدم اٹھاتا ان کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

جب بانگلو اسٹیم انجن کی طرح چیخیں مارتا اور شور مچاتا دیوتا والی جھونپڑی کے قریب پہنچا تو پجاری شور سُنکر دروازے سے باہر آگیا۔ وہ حیرت سے بانگلو کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے؟ کیوں شور مچا رہے ہو؟" پجاری نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم میری گردن کاٹوگے۔ میرا خون بہاؤگے۔ تمہاری یہ جرأت"۔ بانگلو نے قریب پہنچتے ہی ایک جھٹکے سے دبلے پتلے پجاری کی گردن پکڑ کر اُسے ہوا میں اٹھا لیا۔ اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ پجاری غریب کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ وہ ہوا میں لٹکا ہوا بُری طرح ہاتھ پیر مارنے لگا۔



"ارے ارے مجھے چھوڑو"۔ پجاری نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

مگر بانگلو اُسے اسی طرح ہاتھ میں لٹکائے تیزی سے دیوتا والی جھونپڑی کے اندر داخل ہوگیا۔

جھونپڑی کے درمیان میں سُرخ رنگ کے پتھر سے بنا ہوا بڑا سا مینڈک کا بت موجود تھا اور اس کے سامنے بھینٹ کے لئے سُرخ رنگ کا ایک بڑا سا پتھر بھی رکھ دیا گیا تھا۔ اور ستم یہ کہ ایک بڑا سا کلہاڑا بھی جھونپڑی کی ایک دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا بانگلو کو نظر آگیا تھا۔

"تو آنگلو سچ کہتا تھا۔ تم واقعی مجھے مارنے والے تھے"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے پوری قوت سے پجاری کو اس سُرخ رنگ کے پتھر پر [illegible] دیا۔ پجاری غریب سر کے بل پتھر پر اور اس کا سر کسی خربوزے کی طرح

کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا۔ اور وہ چیخ بھی نہ سکا تھا۔

اسی لمحے نیزہ بردار جھونپڑی میں داخل ہوئے۔ بانگو نے پجاری کو پتھر پر پٹخنے ہی بڑھ کر دیوتا کے بت کو دونوں ہاتھوں سے اٹھالیا۔

جب جنگلیوں نے جھونپڑی کے اندر کا منظر دیکھا تو وہ اچانک نیزے ایک طرف پھینک کر بانگو کے سامنے سجدے میں گر گئے۔

"دیوتا زندہ باد"۔ وہ سجدے میں گرے ہوئے چیخ رہے تھے۔

اور پھر ٹھیک اسی لمحے آنگو اور شہزادی بیک وقت جھونپڑی میں داخل ہوتے۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو"؟ آنگو نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھی حیرت سے بُت بن گیا جب اس نے شہزادی کو بھی نیزہ پھینک کر بانگو کے سامنے سجدے میں گرتے دیکھا۔



"تم دیوتا ہو۔ زندہ دیوتا۔ ہم تمہارے غلام ہیں۔ ہم پر رحم کرو"۔ شہزادی نے سجدے میں گر کر چیختے ہوئے کہا۔

"یہ کیوں سجدہ کر رہے ہیں آنگو"، بانگو نے دیوتا کے بت کو اٹھائے اٹھائے حیرت بھرے لہجے میں آنگو سے پوچھا۔

"انہوں نے مینڈک کی بجائے تمہیں دیوتا مان لیا ہے"۔ آنگو نے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تو یہ مجھے بھینٹ نہیں چڑھائیں گے"، بانگو نے تسلی کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں نہیں چڑھائیں گے۔ ضرور چڑھائیں گے بھینٹ نہیں چڑھائیں گے تو کیا پھانسی پر چڑھائیں گے۔ تم نے ان کے پجاری کو جو مار ڈالا ہے"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"ارے باپ رے پھانسی"۔ بانگو نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر پوری قوت سے دیوتا کے بُت کو پتھر پر پٹخ دیا۔ جہاں پہلے ہی دُبلے پتلے پجاری کی لاش پڑی ہوئی تھی

بُت جیسے ہی پتھر پر گرا اس کے سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے۔

اسی لمحے شہزادی اور دوسرے جنگلی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہرے خوف سے بگڑ گئے تھے۔

"رحم کرو موٹے دیوتا رحم کرو۔" شہزادی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے پھانسی پر تو نہ چڑھاؤ گے"؟ بانگو نے بھی خوف زدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں! اب تم ہمارے دیوتا ہو۔ تم جو حکم کرو گے۔ ہم تسلیم کریں گے۔ ہم سب تمہارے غلام ہیں:" شہزادی نے ہاتھ جوڑ کر لرزتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ ہوئی نا بات! کیوں آنگو! تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تھا"؟ بانگو نے آنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ یہ قبیلے والے ہیں ہی پاگل۔ کبھی تمہیں روح بنا دیتے ہیں اور کبھی دیوتا۔" آنگو نے کہا۔



"ارے باپ رے، یہ پاگل ہیں۔" بانگو نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بھاگا مگر جیسے ہی وہ آنگو کے قریب سے گزرا، آنگو نے بڑے اطمینان سے ٹانگ آگے بڑھا دی اور بانگو منہ کے بل جھونپڑی کے دروازے پر ڈھیر ہو گیا۔

"دیوتا بھی بنتے ہو اور بھاگتے بھی ہو۔" آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر بانگو کو پھلانگتا ہوا جھونپڑی سے باہر آ گیا جھونپڑی کے باہر تمام وحشی اکٹھے ہو چکے تھے۔ بانگو کو اٹھنے میں کافی دیر لگ گئی۔

اتنے میں شہزادی اور جھونپڑی کے اندر موجود وحشی بھی باہر نکل آئے اور پھر شہزادی نے اعلان کیا۔

"قبیلے والو! خوش ہو جاؤ۔ مینڈک دیوتا کے پجاری کا خاتمہ ہو چکا ہے اور مینڈک دیوتا کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر ختم ہو چکا ہے۔ اور چونکہ یہ سب کچھ اس موٹی روح

نے کیا ہے۔ اس لئے آج سے یہ موٹا ہمارا دیوتا ہے اور ہم اس کے غلام ہیں اسے سجدہ کرو اور اس کا حکم بجا لاؤ تاکہ یہ خوش ہوکر ہم پر انعام کی بارش کرے۔" شہزادی نے اعلان کیا۔

اور شہزادی کے اس اعلان کے ساتھ ہی تمام وحشی بانگو کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔ وہ سب "موٹا دیوتا زندہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے۔ شہزادی چونکہ پہلے سجدہ کر چکی تھی اس لئے اس بار وہ کھڑی رہی۔

بانگو حیرانی سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"حکم کرو موٹے دیوتا! تم کیا چاہتے ہو؟" شہزادی نے بانگو سے مخاطب ہوکر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے پھانسی تو نہیں چڑھاؤ گے؟" بانگو نے لرزتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں! تم ہمارے دیوتا ہو۔ ہم تمہیں کیسے پھانسی چڑھا سکتے ہیں۔ ہم تو تمہارے غلام ہیں۔" شہزادی نے جواب دیا۔



"اور قبیلے کی عورتیں کیا ہیں؟" بانگو نے اسی خیال کے تحت پوچھا۔

"وہ سب تمہاری کنیزیں ہیں۔" شہزادی نے فوراً جواب دیا۔

"ہی ہی ہی! میری کنیزیں! ہی ہی ہی! بابا تم سچ کہہ رہی ہو؟" بانگو نے خوشی سے بغلیں بجاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! میں سچ کہہ رہی ہوں۔" شہزادی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ٹنگو؟" بانگو نے قریب کھڑے ٹنگو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جس کا چہرہ یہ سن کر لٹک گیا تھا کہ قبیلے کی تمام عورتیں موٹے بانگو کی کنیزیں بن چکی ہیں۔

"یہ تمہارا ساتھی ہے۔ اس کے متعلق جیسا تم حکم کرو گے، ویسے ہی ہوگا۔" شہزادی نے جواب دیا۔

"تو پھر اسے پھانسی چڑھا دو۔ یہ خوامخواہ میرا دم چھلا بنا ساتھ پھرتا ہے۔ ایسا نہ ہو

کر یہ آدمی کنیزیں بانٹ لے۔" بانگو نے جواب دیا۔

"جیسے دیوتا کا حکم۔" شہزادی نے سر جھکاتے ہوتے کہا۔

اور پھر شہزادی کے اشارے پر وحشی آنگو پر ٹوٹ پڑے اور چند ہی لمحوں میں انہوں نے آنگو کو رسیوں سے جکڑ کر زمین پر پھینک دیا۔ اور کچھ وحشی تیزی سے ایک موٹا رسّہ اٹھاتے نزدیکی درخت پر چڑھتے چلے گئے تاکہ پھانسی کا پھندہ تیار کر سکیں۔

"ارے خدا تمہارا بیڑہ غرق کرے۔ تم مجھے پھانسی چڑھا رہے ہو۔ میں تمہارا بھائی آنگو ہوں"۔ آنگو نے زمین پر پڑے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس کا رنگ موت کے خوف سے زرد پڑ چکا تھا۔

"ہی ہی ہی! تم کنیزیں بانٹ لوگے۔" بانگو نے جواب دیا۔

"ارے میں باز آیا تمہاری کنیزیں بانٹنے سے۔



مجھے پھانسی نہ چڑھاؤ۔" آنگو نے موت کے خوف سے کنیزوں پر لعنت بھیجتے ہوئے کہا۔

"پکا وعدہ"۔ بانگو نے کہا۔

"ہاں! پکا، بالکل پکا وعدہ"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"شہزادی اسے چھوڑ دو۔ اب اسے پھانسی پر چڑھانے کی ضرورت نہیں ہے"۔ بانگو نے نیا حکم دیا اور شہزادی نے سر جھکاتے ہوتے وحشیوں کو موٹے دیوتا کے نئے حکم کی تعمیل کے لئے کہا اور پھر وحشیوں نے آنگو کو رسیوں سے آزاد کر دیا۔

"تم سور، کمینے! تم بھائی ہو کر مجھے پھانسی چڑھوا رہے تھے"۔ آنگو نے آزاد ہوتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر بھاگ کر پوری قوت سے بانگو کے موٹے پیٹ میں ٹکر مار دی۔ اور بانگو خوفناک اور بھرپور ٹکر کھاتے ہی نیچے زمین پر جا گرا۔

"ارے مجھے مت مارو۔ میں دیوتا ہوں"۔ بانگو نے بڑی مشکل سے زمین پر سے اٹھتے

ہوئے کہا۔

"اب چڑھاؤ گے مجھے پھانسی؟" آنگو نے دوسری ٹکر مارنے کا انداز بناتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل نہیں، پکا وعدہ" بانگو نے فوراً ہی وعدہ کر لیا۔ کیونکہ وہ آنگو کے تربوز نما سر کی ٹکر سے بڑا گھبراتا تھا۔

اور پھر آنگو سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اس کے چہرے پر رونق آگئی تھی۔

"موٹے دیوتا! اس نے تمہیں ٹکر مار کر تمہاری توہین کی ہے۔ اجازت دو تو اس کے ٹکڑے اُڑا دیئے جائیں" شہزادی نے بانگو سے مخاطب ہوکر پوچھا۔

"اب یہ حکم دیکر دیکھے۔ میں اس کا پیٹ نہ پھاڑ دونگا" آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شہزادی! تم نے آنگو سے مقابلہ کرنا تھا۔ وہ کرو۔ کیوں آنگو؟" بانگو نے کسی خیال کے تحت موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"اگر میں شہزادی کو شکست دے دُوں تو



پھر آدھی کنیزیں مجھے دو گے"؟ آنگو نے پوچھا۔

"واہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ تو تم نے وعدہ کیا ہے کہ کنیزیں نہیں بانٹوگے۔ بس تم اس موٹی اور بھدی آدم خور شہزادی سے شادی کرلینا اور باقی عورتوں سے میں شادی کر لونگا" بانگو نے فوراً ہی جواب دیا۔ اس نے مقابلے والی بات ہی اسی خیال کے تحت کی تھی کہ اگر شہزادی نے آنگو کو مقابلے میں مار ڈالا تو آنگو سے جان چھوٹ جائے گی۔ اور اگر آنگو نے شہزادی کو شکست دیدی تو وہ اس موٹی اور بھدی شہزادی سے شادی کرلے گا۔ اس طرح باقی تمام عورتیں خودبخود اس کے اپنے حصے میں آجائیں گی۔

"واہ! جب میں شہزادی سے شادی کرکے قبیلے کا بادشاہ بن جاؤنگا تو قبیلے کی تمام عورتیں خودبخود میری بیویاں بن جائیں گی۔ کیوں شہزادی؟" آنگو نے آخر میں شہزادی سے

تصدیق کرتے ہوئے پوچھا۔

"قبیلے کی عورتیں اپنے مردوں کی بیویاں ہیں اور رہیں گی۔ البتہ اگر تم نے مجھے شکست دے دی تو میں تمہاری بیوی بن جاؤں گی۔" شہزادی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی بیوی بن جاؤ گی اور قبیلے کی باقی عورتیں اپنے اپنے مردوں کی بیویاں رہیں گی تو میں کیا کرونگا۔" بانگو نے شہزادی کی بات سنتے ہی غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"تم تو دیوتا ہو۔ تمہارا عورتوں سے کیا تعلق دیوتا تو بس دیوتا ہوتا ہے۔" شہزادی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آنگو اکیلا تم سے شادی کرلے اور میں بس دیوتا ہی بنا رہ جاؤں۔ میں لعنت بھیجتا ہوں ایسے دیوتا بننے پر۔" بانگو نے غصے سے بپھرتے ہوئے کہا۔

"مگر دیوتا شادی کیسے کرسکتا ہے؟" شہزادی



نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں کرسکتا؟ ضرور کرسکتا ہے۔ میں کروں گا شادی۔" بانگو نے جواب دیا۔

"مگر ہمارے قبیلے میں رواج ہے کہ مرد جس عورت سے شادی کرنا چاہے وہ عورت ایک شرط پیش کرتی ہے۔ اگر وہ مرد شرط پوری کرے تب اس کی شادی ہوتی ہے۔ جیسے میری شرط یہ ہے کہ جو مجھ سے مقابلہ کرکے مجھے شکست دے دے وہی مجھ سے شادی کرسکتا ہے۔" شہزادی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آنگو تم سے مقابلہ کریگا اور میں باقی عورتوں سے۔" بانگو نے فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"واہ! میں کیوں اس موٹی شہزادی سے مقابلہ کروں؟ میں بھی باقی عورتوں سے مقابلہ کروں گا۔ خوبصورت اور دبلی پتلی عورتوں سے۔" آنگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"باقی عورتوں سے مقابلہ والی شرط نہیں

ہے۔ یہ ہر عورت کی اپنی مرضی ہے کہ وہ جو چاہے شرط پیش کرے۔" شہزادی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ایک تو یہ نامراد شرطیں ہر جگہ ٹپک پڑتی ہیں۔ جہاں جاؤ یہی شرطیں۔" بانگو نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ان عورتوں کی کونسی مشکل شرطیں ہوں گی۔ یہی شرط ہوگی کہ وہ موٹے مرد سے شادی کریں گی۔ اور میں تو ہوں ہی موٹا۔ اس لئے یہ شرط پوری ہوگئی۔" بانگو نے کہا۔

"واہ! موٹے مرد والی شرط کیوں ہوگی۔ دُبلے اور لمبے مرد کی شرط ہوگی۔ اور میں تو ہوں ہی دُبلا اور لمبا۔ اس لئے میری شرط پوری ہوگئی۔" آنگو نے فوراً ہی بانگو کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کتنی عورتوں سے شادی کرنا چاہتے ہو؟" شہزادی نے جو اب شاید اس بحث سے تنگ آچکی تھی جھنجلا کر پوچھا۔



"ہم سب عورتوں سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔" دونوں نے بیک آواز جواب دیا۔

"مگر جو عورتیں پہلے سے شادی شدہ ہیں ان سے تو ہو نہیں سکتی۔ اور ہمارے قبیلے کے قانون کے مطابق ایک مرد کی شادی صرف ایک ہی عورت سے ہوسکتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ غیر شادی شدہ عورتوں میں سے ایک عورت چُن لو۔ پھر وہ جو شرط پیش کرے۔ اگر وہ پوری کرلو تو اُس سے تمہاری شادی ہو جائے گی۔" شہزادی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو یہ بھی ٹھیک ہے۔ کسی طرح شادی تو ہو۔ کونسی ہیں وہ عورتیں؟" اس بار بھی آنگو بانگو نے بیک آواز ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر شہزادی کے حکم پر شادی شدہ اور غیر شادی شدہ عورتیں علیحدہ علیحدہ کھڑی ہوگئیں۔

"غیر شادی شدہ عورتوں سے کہو کہ وہ قطار بنالیں۔ ہم ان کا معائنہ کرنا چاہتے ہیں۔" بانگو نے نوجوان اور غیر شادی شدہ عورتوں کو دیکھتے

ہوتے کہا۔ خوشی کے مارے اس کی باچھیں کھل اٹھی تھیں۔

چونکہ یہ موٹے دیوتا کا حکم تھا اس لئے شہزادی کے کہنے سے پہلے ہی سب غیر شادی شدہ عورتیں خودبخود ایک قطار میں کھڑی ہوگئیں۔ اور پھر انگلو بانگلو دونوں اس طرح ان عورتوں کی قطار کے سامنے سے گزرنے لگے جیسے وہ پریڈ کا معائنہ کر رہے ہوں۔ زیادہ تر عورتیں بہت موٹی تھیں۔ البتہ ان میں سے ایک عورت بےحد خوبصورت شکل و صورت اور جسم کی مالک تھی۔ اور پھر اسے اتفاق ہی کہنا چاہیئے کہ انگلو اور بانگلو دونوں کی نظریں اس عورت پر جم گئیں۔ اور پھر دونوں نے ہی بیک آواز اس عورت کے انتخاب کا اعلان کر دیا۔

"یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دو مرد ایک ہی عورت سے شادی کریں۔ یہ قبیلے کے قانون کے خلاف ہے"۔ شہزادی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔



"شہزادی صاحبہ! میں ایک شرط پیش کرتی ہوں۔ ان دونوں میں سے جو شرط پوری کرے گا۔ میں اس سے شادی کر لونگی"۔ اس عورت نے بڑے مغرورانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر ان دونوں نے ہی وہ شرط پوری کرلی تو"؟ شہزادی نے بحث کرتے ہوئے کہا۔

"آپ بےفکر رہیں شہزادی صاحبہ! میں شرط ہی ایسی پیش کروں گی کہ ان میں سے ایک بھی پوری نہ کرسکے گا اور پھر تمام قبیلے والے اطمینان سے ان کا گوشت کھائیں گے"۔ عورت نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ تم شرط پیش کرو"۔ شہزادی نے مطمئن ہوتے ہوتے کہا۔ کیونکہ وہ اس عورت کو جانتی تھی کہ وہ بےحد عقلمند اور ذہین ہے۔

"ہاں! پیش کرو شرط۔ میں پلک جھپکنے

میں پوری کر دونگا۔" بانگو نے بڑے مطمئن لہجے میں اس عورت سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تم تو پلک جھپکنے میں پوری کروگے اور میں بغیر پلک جھپکے پوری کر دونگا۔ بلکہ سمجھو کہ میں نے پوری کر بھی دی۔ شہزادی آدمخور! میری شادی کا بندوبست کرو۔" آنگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"ٹھہرو! پہلے اُسے شرط پیش کرنے دو۔ خوامخواہ سر کھائے جاتے ہو۔" شہزادی نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واہ! آدمخور تم ہو۔ اس لئے سر بھی تم ہی کھاتی ہوگی۔ ہم کوئی آدمخور ہیں جو تمہارا سر کھائیں۔" آنگو نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری شرط یہ ہے کہ تم میں سے جو کوئی بھی دو سروں والا شیر مار کر مجھے لا دیگا۔ میں اسی سے شادی کرونگی۔" عورت نے جلدی سے شرط بتاتے ہوئے کہا۔



"دو سروں والا شیر۔ واہ! یہ بھی کوئی شرط ہے۔ تم شیر مار کر لے آؤ، میں ایک کا سر کاٹ کر ابھی دوسرے کے ساتھ جوڑ دیتا ہوں۔ وہ دو سروں والا شیر بن جائے گا۔" آنگو نے مسئلہ حل کرتے ہوئے کہا۔

"جوڑنے والا نہیں بلکہ اصلی دو سروں والا شیر۔" عورت نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"مگر ہم نے تو دو سروں والا شیر آج تک نہیں دیکھا اس لئے یہ شرط ہی غلط ہے۔ کیونکہ یہ شرط غلط ہے اس لئے ہم جیت گئے۔ اب تم ہم سے شادی کرو۔" بانگو نے ایک نیا نکتہ نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں! یہ شرط غلط نہیں ہے۔ شیروں کی وادی میں شیروں کا سردار دو سروں والا شیر ہے۔ انتہائی ظالم اور خوفناک۔" شہزادی نے فوراً ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"شیروں کی وادی! تو کیا شیروں کی پڑدادی جھڑدادی۔ بلکہ شیروں کی نانی تک کو ہم مارنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر شیروں کی یہ دادیاں اور نانیاں ہیں کہاں؟ تم انہیں پکڑ کر سامنے لے آؤ۔ ہم ابھی انہیں مار دیتے ہیں"۔ آنگو نے اپنا تربوز نما سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں شیروں کی دادی نانی کی بات نہیں کی بلکہ میں نے شیروں کی وادی کہا ہے یہ اس جنگل سے کافی دور ایک علاقہ ہے۔ جہاں بےشمار شیر رہتے ہیں۔ ہر رنگ اور ہر نسل کے شیر۔ اس جگہ کو شیروں کی وادی کہا جاتا ہے۔ دو سروں والا شیر اس وادی کا سردار ہے"۔ شہزادی نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا وادی! میں سمجھا دادی۔ مگر ہمیں تو اس وادی کا راستہ نہیں آتا۔ تم ایسا کرو کہ اس وادی تک چلی جاؤ اور دو سروں



والے شیر کو ہمارا پیغام دیدو کہ وہ ہمارے پاس آجائے۔ بس جیسے ہی وہ ہمارے پاس پہنچے گا ہم اُسے مار دیں گے اور شرط پوری ہو جائے گی"۔ بانگو نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شرط تم نے پوری کرنی ہے اس لئے تم خود جاؤ۔ ہاں! یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی شکست مان لو۔ ایسی صورت میں ہم ابھی تم دونوں کا گوشت کاٹ کر سارے قبیلے میں تقسیم کرلیں گے"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہم! یعنی آنگو بانگو شکست مان لیں۔ کیا کہہ رہی شہزادی! ہم نے ملک شام کے پہاڑوں میں موجود سانپوں کے داداجی کو ہلاک کرکے سورج موتی حاصل کرلیا۔ ہم نے سمندر میں سفید سانپ کو ہلاک کیا۔ ہم نے بڑے بادشاہ اور اس کی فوج کو ہلاک کردیا۔ ہم نے انسانی پنجر کا خاتمہ کردیا۔ ہم نے سرخ قلعے میں بوکادو کو ہلاک کردیا۔ ہم

نے شہزادی کے سابقہ شوہر کی رُوح کو بے بس کر دیا۔ ہم نے ناگ دیوتا کو شکست دی۔ ہم نے جادونگری کے شمشام جادوگر کو ہلاک کر دیا۔ ہم نے چاند شہزادے کو شکست دیدی۔ ہم نے چاند کی آتشی مخلوق کو تھوک مار کر ہلاک کر دیا۔ ہم نے ان میں سے کسی سے بھی شکست نہ مانی، اور تم کہہ رہی ہو کہ ہم اس عورت سے شکست مان لیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟" آنگلو نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے فخریہ انداز میں اپنے سابقہ کارنامے گنواتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟" شہزادی نے اتنی لمبی چوڑی فہرست سُن کر قدرے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"تو اور کیا، ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ آنگلو بانگلو فخر سے اور زیادہ چوڑے ہوگئے۔

"پھر تو تم واقعی دو سر والے شیر کو مار لوگے؟" شہزادی نے کہا۔



"ہاں! ضرور مارلیں گے۔ بس کسی طرح وہ ہمیں نظر آجائے" بانگلو نے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں شیروں کی وادی میں جانا ہوگا" شہزادی نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں چلے جائیں گے۔ ہم پہاڑوں میں گئے۔ سمندر میں لڑے، پرستان میں پہنچے۔ سرخ قلعے کی سیر کی، ناگ وادی میں گئے، جادونگری دیکھی۔ چاند پر گئے۔ ہم بھلا شیروں کی وادی میں کیوں نہیں جا سکتے؟" بانگلو نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے پھر جاؤ" شہزادی نے کہا۔ وہ شاید ان کے کارناموں کی فہرست سن کر خوفزدہ ہوگئی تھی اس لئے جلد از جلد ان سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔

"مگر ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ شیروں کی وادی کہاں ہے؟" بانگلو نے کہا۔

"میرے آدمی تمہیں اس وادی کی سرحد چھوڑ آئیں گے" شہزادی نے کہا۔

"نہیں! تمہیں ہمارے ساتھ جانا ہوگا تاکہ

تم دیکھ سکو کہ ہم واقعی بہادر ہیں اور شیروں کی وادی میں جاسکتے ہیں۔" آنگو نے کہا۔

"میں شہزادی ہوں اور شہزادی اپنے قبیلے کی حدود سے باہر نہیں جاسکتی۔ اس لئے میں تمہارے ساتھ نہیں جاسکتی۔" شہزادی نے اپنے آپ کو بچاتے ہوتے کہا۔

"تم چلو تو سہی۔ ہم تمہیں شیروں کی شہزادی بھی بنا دیں گے۔ پھر تو تم اس وادی میں آسانی سے جا سکو گی۔" بانگو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم جاتے ہو یا ایسے ہی بہانے بناتے رہو گے۔ اگر تم فوراً نہ چل دیئے تو میں تمہاری شکست کا اعلان کر دونگی۔" شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ایسا نہ کرنا۔ ہم جاتے ہیں مگر جائیں کیسے؟ یہاں ہمیں کوئی سواری تو نظر نہیں آرہی۔" آنگو بانگو نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوتے کہا۔



"سواری کیسی؟ تمہیں پیدل جانا ہوگا۔ میں اپنے پانچ بہترین لڑاکے تمہارے ساتھ بھیجتی ہوں۔ جو تمہیں شیروں کی وادی کی سرحد پر چھوڑ آئیں گے۔ اور اگر تم نے راستہ بدلنے یا درمیان سے ہی واپس آنے کی کوشش کی تو ان کو اجازت ہوگی کہ وہ تمہیں ہلاک کرکے تمہارا گوشت کھالیں۔" شہزادی نے کہا۔

"ارے باپ رے، ہمارے ساتھ جانیوالے بھی آدمخور ہوں گے۔" آنگو بانگو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ہم سب آدمخور ہیں، سمجھے۔" شہزادی نے کہا اور پھر اس نے پانچ قوی ہیکل وحشیوں کو ان کے ساتھ جانے کا حکم دیا۔ اور ان پانچوں نے نیزے سنبھال کر انہیں گھیر لیا۔

"چلو جلدی۔" ان میں سے ایک نے نیزہ کی انی بانگو کے موٹے پیٹ میں چبھوتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے دیکھنا کہیں خون نہ نکل آئے بڑا قیمتی خون ہے میرا۔" بانگو نے بدک کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"چلو بانگو! یہ شرط بھی پوری کر ہی دیں۔ کیا یاد کریں گے یہ آدمخور قبیلے والے۔" آنگو نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں چلو۔" بانگو نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر قبیلے کی سرحد تک تمام قبیلے کے مرد اور عورتیں شہزادی سمیت انہیں چھوڑنے آئے۔ پھر سرحد پر وہ سب رک گئے اور آنگو بانگو کے ساتھ وہ پانچ وحشی آگے بڑھ گئے۔

"تم ہمارا انتظار کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دو سروں والا شیر مار کر لے آئیں اور تم پہلے ہی کسی سے شادی کر بیٹھو۔ بس یوں سمجھو کہ ہم گئے اور آئے۔" آنگو بانگو نے سرحد پر اس خوبصورت عورت سے



مخاطب ہو کر کہا۔ جس نے شادی کے لئے یہ شرط پیش کی تھی۔

"ہاں ہاں! میں تمہارا انتظار کرونگی بشرطیکہ تم زندہ واپس آگئے۔" اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہم ضرور واپس آئیں گے۔ بغیر شادی کئے ہم مرنے والے نہیں۔ سنا ہے کہ شادی کئے بغیر مرنے والے کا جنازہ بھی جائز نہیں ہوتا۔" آنگو نے آگے بڑھتے ہوئے پیچھے مڑ کر بلند آواز سے کہا۔

اب بھلا وحشی اور آدمخور قبیلے کو جنازے کے متعلق کیا علم ہوتا۔ اس لئے وہ سب خاموش رہے۔ اور آنگو بانگو کو جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

آنگو بانگو ان پانچوں وحشیوں کی رہنمائی میں اس خطرناک اور خوفناک جنگلوں میں سفر کرتے رہے۔ یہ وحشی واقعی بے حد بہادر اور طاقتور تھے کہ راستے میں آنے والے تمام درندوں کو انہوں نے مار بھگایا۔ ورنہ اگر

آنگو بانگو اکیلے ہوتے تو نجانے اب تک کتنی بار درندوں کے پیٹ میں جاچکے ہوتے۔

تقریباً ایک ہفتے کے مسلسل سفر کے بعد جنگل آہستہ آہستہ چھدرا ہوتا چلاگیا۔ پھر اچانک ان کے راستے میں ایک بڑا دریا آگیا۔ دریا کے دوسرے کنارے پر پھر گھنی جھاڑیوں والا وسیع جنگل پھیلا ہوا تھا۔

"بس ہم یہیں تک جاسکتے ہیں۔ دریا کے پار شیروں کی وادی ہے۔ تم دریا پار کرکے اس وادی میں چلے جاؤ" وحشیوں کے سردار نے دریا کے کنارے پر رکتے ہوئے کہا۔

"پاگل ہو تم۔ کیسے چلے جائیں۔ کشتی تو کوئی نظر نہیں آرہی" بانگو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کشتی وشتی کوئی نہیں۔ بس تم دریا میں اترو اور چلے جاؤ" وحشیوں نے نیزے تانتے ہوئے بڑے روکھے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے خوامخواہ دریا میں اتر جائیں۔ اگر



ہم ڈوب گئے تو پھر دو سروں والے شیر کو کون مارے گا؟ اور اس خوبصورت عورت سے شادی کون کریگا؟" آنگو نے جھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ہم کچھ نہیں جانتے۔ جیسے مرضی جاؤ۔ اگر تم نہ گئے تو ہم شہزادی کے حکم کے مطابق تمہیں ہلاک کرکے تمہارا گوشت کھالیں گے" وحشیوں نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے نیزے بلند کرلئے جیسے ایک لمحے ہی میں وہ نیزے ان کے جسموں میں گھسیڑ دیں گے۔

"اچھا بابا جاتے ہیں۔ ہم سمندر میں جاچکے ہیں۔ یہ دریا بھلا کیا چیز ہے" آنگو بانگو نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر ان دونوں نے دریا میں قدم بڑھا دیئے۔ وحشی کنارے پر ہی رک کر انہیں دیکھتے رہے۔

آنگو بانگو آگے بڑھتے چلے گئے۔ پانی آہستہ آہستہ اوپر ہوتا جارہا تھا۔ آنگو چونکہ قد میں بےحد لمبا تھا اس لئے پانی ابھی اس کی

کمر تک بھی نہ پہنچا تھا مگر بانگو کی گردن تک پانی پہنچ گیا۔

"ارے میں ڈوب جاؤں گا۔" اچانک بانگو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ڈوب جاؤ۔ میں اکیلا ہی دو سروں والے شیر کو مار کر اس خوبصورت عورت سے شادی کر لونگا۔" آنگو نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"واہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تم اکیلے ہی شادی کرو۔" بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور پھر دوسرے لمحے اس نے پانی میں ہی اپنے ہاتھ بڑھا کر آنگو کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر کھینچ لیں۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو؟" آنگو نے چیختے ہوئے کہا اور پھر گرنے سے بچنے کے لئے اس نے بانگو کو پکڑ لیا اور پھر دونوں کے ہی پیر اکھڑ گئے اور وہ ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے پانی میں غوطے کھانے لگے۔

اور پھر عین اسی لمحے دریا کی ایک زبردست



موج آئی اور ان دونوں کو کھینچ کر دریا کے وسط کی طرف لے گئی جہاں پانی بیحد گہرا تھا۔ اور اب وہ واقعی ڈوبنے لگے۔

"بچاؤ بچاؤ! ہم باز آتے ایسی شادی سے ہم نہیں کرتے شادی۔" ان دونوں نے بیک آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

مگر اب انہیں بچاتا کون۔ وحشی تو واپس جا چکے تھے۔

چونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے بُری طرح لپٹے ہوئے تھے اس لئے وہ تیر بھی نہ سکتے تھے۔ اور پھر پانی نے انہیں نیچے کھینچ لیا اور وہ ہاتھ پیر مارتے ہوئے پانی میں ڈوبتے چلے گئے۔

ختم شُد

آنگلو بانگلو کے دلچسپ اور قہقہہ آمیز کارنامے

آنگلو بانگلو

# شیروں کی وادی میں

(مصنف مظہر کلیم ایم اے)

کیا آنگلو بانگلو واقعی دریا میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

شیروں کی وادی کیسی تھی ——؟ کیا آنگلو بانگلو شیروں کی خوفناک وادی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے؟

شیر شہزادی کون تھی ——؟ کیا آنگلو بانگلو شیر شہزادی سے شادی کرنے پر تیار ہو گئے؟

شیر شہزادی اور آنگلو بانگلو کے درمیان دلچسپ —— اور قہقہہ آمیز ٹکراؤ۔

انتہائی دلچسپ، قہقہہ آمیز اور حیرت انگیز کہانی۔

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان